تصریحات

انسان اس دنیا میں اپنی مرضی سے نہیں آتا، اپنی مرضی سے آتا تو یوں سر تا پا برہنہ نہ آتا ـــــ اپنی مرضی سے جاتا بھی نہیں ورنہ کفن میں لپٹ کر جانے کی کیا تک تھی؟ زرق برق لباس پہن کر ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ جاتا۔ ظاہر ہے اس کا یہ آنا اور جانا کسی اور کی مرضی پر منحصر ہے ـــــ تو پھر کس قدر احمق ہے وہ شخص جو اس آنے اور جانے کے درمیانی لمحات کو اپنی مرضی سے گزارنا چاہتا ہے اور اس کی منشا و رضا کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا جس کی مرضی سے وہ آتا بھی ہے اور جاتا بھی! ـــــ ایحسب الانسان ان یترک سدیٰ ـــــ کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا گیا ہے!

قیامِ پاکستان کے لیے جدوجہد کا آغاز ہوا ـــــ رب العزت سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اس خطۂ ارضی میں اپنی مرضی نہیں چلے گی ـــــ پھر پاکستان بن گیا مگر یہ وعدہ فراموش کر دیا گیا ـــــ اور بات یہاں تک پہنچی کہ اس وعدہ کو یاد دلانے والا بھی قابلِ گردن زدنی قرار پایا ـــ جاہل ٹھہرا ـــ دقیانوس اور رجعت پسند کہلایا ـــ الٹا لٹکایا گیا ـــ برسرِ عام پیٹا گیا ـــ عقوبت خانوں کی نذر ہوا ـــ زندانوں میں دھکیل دیا گیا ـــ "شر پسند" کا لیبل اس پر لگا ـــــ اور بالآخر بقول "ترقی پسندوں" کے "کتے کی موت" مارا گیا!

لیکن آج . . . .

آج اس وعدہ کی از سرِ نو تجدید ہوتی ہے ـــ صرف زبانی نہیں، عملی طور پر بھی ـــــ اس اعتراف

کے ساتھ کہ رب العزت سے کئے گئے وعدہ کی یاددہانی کرانے والے مجرم نہیں، محسن تھے ــــ جاہل نہیں، عاقل تھے ــــ دقیانوس اور رجعت پسند نہیں، وارثِ انبیاء تھے ــــ راہِ حق کے مجاہد تھے ــــ مردِ میدان تھے، سلف صالحین کی روایات کے امین تھے ــــ عظمتِ رفتہ کے نقوش تھے ــــ شر پسند نہیں، شریروں اور مفسدوں کے خلاف تیغ بے نیام تھے ــــ ان کے راستے کا پتھر تھے ــــ مجسم چٹان ــــ جن سے ٹکرا کر باطل قوتیں پاش پاش ہوگئیں ــــ فسانۂ عبرت بن گئیں ــــ اپنا ہی لہو چاٹنے پر مجبور ہوگئیں ــــ لہٰذا اے ترقی پسندو ــــ اے طاغوت کے بندو ــــ اسفل السافلین ــــ ان کی موت کا تمسخر نہ اڑاؤ، ان کے مقام و مرتبہ کو پہچاننے کی کوشش کرو ــــ انہیں شہید کہو ــــ شہید فی سبیل اللہ ــــ انہیں مردہ بھی مت کہو ــــ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات، بل احیاء ولکن لا تشعرون ــــ!

ــــ فیصلہ ہوگیا ــــ احکامات جاری ہوچکے ــــ عدالتوں کو اختیارات مل گئے کہ اب خالص اللہ کی مرضی کا نفاذ ہو، بندوں کی مرضی کو پسِ پشت ڈال دیا جائے ــــ اب عملی کارروائی کا آغاز ہوتا ہے۔ ــــ اور یہی وقت استقامت کا ہے ــــ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کوتاہی نہ ہو ــــ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے ــــ حدیثِ رسولؐ ہمارے سامنے ہے ــــ احکام اظہر من الشمس ہیں ــــ پس اسلامی تعزیرات کو بحیثیت نظام نافذ کردیا جائے ــــ اور ــــ ولا تأخذکم بھما رأفۃ فی دین اللہ ــــ اللہ کی حدوں کو نافذ کرنے میں نرمی نہ برتی جائے ــــ یہ طے کرلیا جائے کہ آئندہ غیر کے مال کی طرف بڑھنے والا ہاتھ کاٹ دیا جائے ــــ گردن مارنے والے کی اپنی گردن سلامت نہ رہے ــــ عصمت کا ڈاکو پتھروں کا نشانہ بنے یا کوڑوں سے اس کی کھال ادھیڑ دی جائے ــــ شراب پینے والے کو ایسی مار ماری جائے کہ آئندہ بہکنا بھول جائے ــــ اور راشی، بلیک میلر اور ملاوٹ کرنے والے اپنے کئے کی ایسی سزا پائیں کہ زبانِ حال سے پکار اٹھیں کہ:

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو!۱

غیر اسلامی قوانین کو کالعدم قرار دینے اور اسلامی قوانین کو رواج دینے کا فیصلہ مستحسن ہے ــــ اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے یہ اقدام کرکے جو کچھ پالیا ہے، اس کا اندازہ انہیں روزِ جزا ہی کو ہوسکے گا۔ ــــ ہماری آنکھوں میں تشکر کے آنسو ہیں اور دل سے ان کیلئے دعائیں نکلتی ہیں ــــ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ انسانوں کا بنایا ہوا کوئی بھی قانون بدنام ہو تو ہو ــــ کل کو یہ آواز اگر بلند ہوئی

۱۔ اسلامی تعزیرات کے بارے میں یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے کہ یہ سزائیں ظالمانہ ہیں ــــ اس کیلئے شمارہ ہذا کا مضمون "اسلامی تعزیرات ــــ مغالطے اور ان کا ازالہ"

کہ "ہم نے اسلام کو بھی آزما کر بھی دیکھ لیا اور کچھ نہ پایا" — تو یہ ایک ایسی آواز ہوگی کہ کان شاید اس کے متحمل نہ ہو سکیں — یہ ایک المیہ ہوگا — ایک عظیم المیہ — کہ آج سے قبل اسلام کے بدترین دشمنوں نے بھی اپنے منہ سے یہ الفاظ نکالنے کی جرأت نہیں کی — اور اگر ایسا ہوا تو اس کی وجہ یا تو خلوص کا فقدان ہوگی — یا پائے ثبات کی ڈگمگاہٹ ہوگی — اور یا حدود اللہ کے نفاذ میں بے جا نرمی اور مداہنت ہوگی — یا کوئی اور وجہ (مثلاً انتظامیہ کا عدم تعاون وغیرہ) — اللہ کا بنایا ہوا قانون اسکا ہرگز ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

ہاں کرنے کے کاموں میں سب سے اولین توجہ کا مستحق، ریڈیو اور ٹیلیویژن کو شرافت کا سبق سکھانا بھی ہے — فحش اور مخرب الاخلاق فلموں اور حیا سوز لٹریچر پر پابندی بھی ہے — یہ حقیقت ہے کہ بندۂ مسلم کی شرم و حیا، شرافت و نجابت اور غیرت و عزت کو داؤ پر لگانے کے لئے سب سے گھناؤنا کردار گندے لٹریچر، ریڈیو، ٹیلیویژن اور پردۂ سیمیں نے ادا کیا ہے۔ لہٰذا اس سے قبل کہ ان کا چھوڑا ہوا زہر ہماری آخرت کی کھیتی کو مکمل طور پر تباہ کر دے، ان کا کڑا اور فوری محاسبہ ہونا چاہیئے تاکہ مزید ذہن مسموم ہونے سے بچ جائیں — علاوہ ازیں کسی ایسے اصلاحی اور تربیتی اقدام کی بھی ضرورت ہے جس کے باعث مسموم ذہنوں کے لئے تریاق فراہم ہو سکے — اور یہ ذمہ داری حکومت کے علاوہ علماء، اساتذہ، سیاستدانوں اور اخبارات کی بھی ہے — بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ امت مسلمہ کے ہر فرد پر عائد ہوتا ہے اور یہی اس روگ کا علاج بھی ہے — یہ تسلیم ابتدا میں کچھ دشواریاں ضرور پیش آئیں گی لیکن ہمیں اللہ کا یہ وعدہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ "ان تنصروا اللہ ینصرکم"!

چلتے چلتے: چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے بسوں اور گاڑیوں میں ریکارڈنگ پر پابندی لگا دی ہے، الحمد للہ ہماری یہ دیرینہ آرزو پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جنرل صاحب کو جزائے خیر دے — اس اقدام سے جہاں شرافت کی قدروں پر خوشگوار اثر پڑے گا، وہاں حادثات میں بھی لازماً کمی واقع ہوگی — ان شاء اللہ!

اور آخر میں قومی اتحاد کے راہنماؤں سے بہ درد مندانہ درخواست، کہ جس کام کی بسم اللہ ہو چکی، اسی کے وعدے آپ لوگوں سے کرتے رہے ہیں — اگر آپ کو سیاست بے حد عزیز ہے اور آپ کم از کم اپنی سیاسی زندگی ہی کی بقا چاہتے ہیں تو خدارا کچھ کام کیجئے، سیاست بگھارنے، بیان بازی اور جوڑ توڑ کے مواقع آپ کو فراہم ہوتے رہیں گے۔ لیکن اس وقت حالات کا تقاضا کچھ اور ہے۔ اور اگر آپ نے وقت کی نزاکت کا احساس نہ کیا تو بھٹو سے عبرت حاصل نہ کرنے والوں کی فہرست میں آپ کا نام سب سے پہلے ہوگا۔ کیا آپ اس بات کے متحمل ہو سکیں گے کہ جو ہاتھ بھٹو کی طرف بڑھے تھے آپ کے گریبان تک بھی پہنچنے لگیں — فاعتبروا یا اولی الابصار!

(ساجد)